علّامہ محمد اقبال

- پیدائش : ۹ - نومبر ۱۸۷۷ء سیال کوٹ
- وفات : ۲۱ - اپریل ۱۹۳۸ء لاہور
- تصانیف : بانگِ درا، بالِ جبریل، ضربِ کلیم، ارمغانِ حجاز، اسرارِ خودی، رموزِ بے خودی،

مردِ مسلمان

حاصلاتِ تعلُّم یہ نظم پڑھ کر طلبہ : (ا)سُن کر نسبتاً طویل کلام کے اہم نکات، مصرعے یا شعر یاد رکھ سکیں۔ (۲)شعر سُن کر محظوظ ہوسکیں اور اس کے محاسن کی تفہیم کرسکیں۔ (۳)بیت بازی کی محفل میں مستند اور معیاری شعر پڑھ سکیں۔

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان، نئی آن
گفتار میں، کردار میں، اللہ کی بُرہان

قہاری و غفاری و قدوسی و جَبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

ہم سایۂ جبریلِ امیں بندۂ خاکی
ہے اس کا نشیمن نہ بخارا نہ بدخشان

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے، حقیقت میں ہے قرآن

قدرت کے مقاصد کا عیار اس کے ارادے
دنیا میں بھی میزان، قیامت میں بھی میزان

جس سے جگرِ لالہ میں ٹھنڈک ہو، وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دَہَل جائیں، وہ طوفان

فطرت کا سرودِ ازلی اس کے شب و روز
آہنگ میں یکتا، صفتِ سورۂ رحمٰن

بنتے ہیں مِری کارگہِ فکر میں انجم
لے اپنے مقدّر کے ستارے کو تُو پہچان

(ماخوذ از کُلیاتِ اقبالؔ)

مشق

سوال نمبر۱ : درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) اقبال کے نزدیک کون کون سے عناصر مسلمان بننے کے لیے ضروری ہیں ؟
(ب) اقبال کے نزدیک جبریلِ امین کا ہم سایہ کون ہے ؟
(ج) دنیا اور قیامت میں میزان سے اقبال کی کیا مرا د ہے ؟
(د) اقبال نے مومن کو "شبنم اور طوفان" کیوں کہا ہے ؟
(ہ) مومن کو سورۂ رحمٰن کی مانند آہنگ میں یکتا کیوں کہا ہے ؟

سوال نمبر ۲:اس نظم کے پہلے اور چھٹے شعر کا مطلب لکھیے۔

سوال نمبر ۳ : درج ذیل مصرعوں میں کون کون سی خوبیاں پائی جاتی ہیں:

(۱) "قہاری و غفاری و قدوسی و جَبروت"
(۲) "دنیا میں بھی میزان، قیامت میں بھی میزان"

سوال نمبر۴: آخری شعر میں اقبال نے کیا اہم بات بیان کی ہے ؟

سوال نمبر ۵ : درج ذیل الفاظ کے ہم معنی الفاظ تھیسارس یا لغت میں دیکھ کر لکھیے:

جبریل	برہان	لالہ	دریا	آہنگ

سوال نمبر۶ : دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(۱) "بندۂ خاکی" سے اقبال کی مراد ہے :
(الف)خاک کا پتلا (ب)خاک آلودہ انسان
(ج)کم زور انسان (د)خدا کا فرماں بردار انسان

(۲) اقبال نے مومن کو "اللہ کی برہان" کہا ہے:
(الف)شرعی لباس کی وجہ سے (ب)تلاوتِ قرآن کی وجہ سے
(ج)حج و عمرہ کی وجہ سے (د)قول و فعل کی خوبیوں کی وجہ سے

(۳) "بنتے ہیں مری کارگہِ فکر میں انجم" میں "کارگہِ فکر" سے مُراد ہے:
(الف)انسان (ب)عالَم (ج)مقدّر (د)شاعری

(۴) اس نظم میں ان دو شہروں کا ذکر کیا گیا ہے:
(الف)تاشقند اور سمرقند (ب)بخارا بدخشاں (ج)اصفہان و مشہد (د)شیراز و قُم

سوال نمبر ۷: اِس نظم کا مرکزی خیال بیان کیجیے۔

سرگرمیاں

- طلبہ آپس میں گروپ بنائیں گے اور ایک گروپ ایک مصرع سنائے گا اور دوسرا گروپ اسی شعر کا دوسرا مصرع زبانی بتائے گا۔
- طلبہ جماعت کے دو گروپ بنائیں گے اور بیت بازی کا مقابلہ کریں گے ۔ حرف "ن" سے آغاز ہوگا۔ (اشعار معیاری اور ادبی ہوں)

برائے اساتذہ

- سرگرمیوں کی نگرانی اور اس دوران ضروری اصلاح کیجیے۔
- سبق کے تمام سوالوں کی تفہیم کے لیے طلبہ کی رہ نمائی کیجیے۔
- تھیسارس کے استعمال میں طلبہ کی مدد کیجیے۔ اگر تھیسارس نہ ہو تو کسی معیاری لغت سے قریب المعنی الفاظ کے انتخاب میں طلبہ کی مدد کیجیے۔